OPEN ACCESS
RUSHD
(Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies)
Published by: *Lahore Insititute for Social Sciences, Lahore.*

ISSN (Print): 2411-9482
ISSN (Online): 2414-3138
Jan-June-2023
Vol: 4, *Issue:* 1
Email: journalrushd@gmail.com
OJS: https://rushdjournal.com/index

Hafiz Abdul-Rahman Madni[1]

Dr. Hafiz Jamshed Akhtar[2]

Hafiz Muhammad Nazeer Madni[3]

مولانا فیض الرحمن الثوری رحمۃ اللہ علیہ کی غیر مطبوعہ عربی تعلیقات: تعارفی جائزہ

Unpublished Arabic Annotations of Maulana Faiz ur Rahman AL Thori: An Introductory review

Abstract

Maulana Faiz ur Rahman Al-Thori was gifted with special knowledge and perception in the Sciences of Hadith. He used to write annotations on almost every book he studied. He compiled these notes according to a few methods. Firstly, he only wrote a few words on the margin for correction in the book, or he entered punctuation marks at the beginning of the book to make the search for those points easy. Secondly, he made a note on the books for the purpose of annotations. Thirdly, he copied the books from various transcripts and then wrote annotations. Fourthly, before annotating he did

1 M.Phil. Scholar, Department of Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan

2 Lecturer, Department of Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan

3 Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan

compilation and refinement of the book. In the following lines there is an introductory review of these essays which are unpublished, and exist in the form of illustrations or manuscripts and could be accessed by the writers.

Key Words: Sciences of Hadith, Transcripts, Faiz ur Rahman, Annotations.

تعارف:

مولانا فیض الرحمٰن الثوری رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے علوم الحدیث میں خاص ملکہ اور ذوق عطا کیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے زیر مطالعہ تقریباً ہر کتاب پر تعلیقات مرتب فرماتے تھے۔ یہ تعلیقات آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چند اسالیب کو سامنے رکھ کر مرتب کی ہیں۔

اولاً: آپ نے فقط کتاب کے کسی مقام پر اصلاح کے لیے حاشیہ تحریر فرمادیا، یا خاص مقامات کو نمایاں کرنے کے لیے کتاب کی ابتداء میں رموز درج کر دیے تاکہ بعد میں اس مقام تک رسائی آسان ہو۔

ثانیاً: کتب پر تعلیق کی غرض سے حواشی مرتب فرمائے۔

ثالثاً: کتب کو محفوظ کرنے کی غرض سے پہلے انہیں کسی مخطوط یا مصور سے نقل کیا اور پھر ان پر تعلیقات مرتب فرمائیں۔

رابعاً: کسی کے مخطوط کی تہذیب و تسوید فرمائی اور پھر اس پر تعلیقات مرتب کر دیں وغیرہ۔ ذیل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بعض ان تعلیقات کا تعارفی جائزہ درج ہے کہ جو غیر مطبوع ہیں، اور مصور یا مخطوط کی صورت میں موجود ہیں اور جن تک راقم کی رسائی ہوئی ہے۔

(1) المنتخب من تاریخ أصبهان:

"تاریخ اصبہان" کے مؤلف امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ آپ کو امام، حافظ، ثقہ اور شیخ الاسلام کے لقب سے ملقب کرتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ 336ھ میں اصفہان (فارس) میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی معروف تالیفات درج ذیل ہیں: معجم الشیوخ، الحلیۃ، المستخرج علی الصحیحین، تاریخ اصبہان،

دلائل النبوۃ اور فضائل الصحابۃ وغیرہ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 20 محرم 430ھ میں وفات پائی۔[1] غفر الله له۔ اس کتاب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان رواۃ حدیث کے احوال کو نقل کیا کہ جو اصبہان کے رہنے والے تھے یا کسی اور علاقہ سے وہاں تشریف لائے اور عامۃ الناس نے ان سے روایات اخذ کیں۔ ان کی تعداد اس کتاب میں 1922 ہے۔ امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ راوی کے تذکرہ کے بعد اس کی روایت کو بھی نقل کرتے ہیں اور بسا اوقات ان کی بابت ائمہ فن کی آراء بھی نقل کر دیتے ہیں۔ مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کی تلخیص: "ذكر أسماء الرواة الذين وثقهم أبو نعيم الأصبهاني أو جرحهم في تاريخ أصبهان مرتبا كما ذكره في تاريخه "کے عنوان سے کی اور ان رواۃ کے تذکرہ کا انتخاب کیا کہ جن کے متعلق امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ کی توثیق یا جرح موجود ہے۔ یہ مخطوط دار الحدیث محمدیہ، جلال پور پیروالا کی لائبریری کے "قسم المخطوطات" میں موجود ہے۔ یہ ملخص حروف ہجاء کی ترتیب پر مرتب کردہ ہے۔ اس منتخب مخطوط میں مذکور رواۃ کی تعداد 319 ہے۔ مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ راوی کے متعلق فقط امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ نقل کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں اس کی بیان کردہ روایت کو حذف کر دیتے ہیں اور تاریخ اصبہان میں اس کے ذکر کا مقام نقل کرتے ہیں۔ اس تلخیص میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بعض مقامات پر قلیل اضافہ بھی کیا ہے۔

مثلاً: ایک راوی کا تذکرہ مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو نعیم سے اس طرح نقل کیا:

> "أحمد بن الوزير بن بسام، القاضي، أبو علي، قدم أصبهان قاضياً عليها، حسن السيرة، كان أول القضاة وولي القضاة بأصبهان في أيام المتوكل، حدث عن جعفر بن عون وأبي عامر وأبي داود وأبي عاصم، توفي سنة ثمان وسبعين ومئتين، وروى عنه يعقوب بن إسماعيل بن شعيب ومحمد بن يحيى بن عيسى البصري. (تاريخ: 1: 82)۔ "[2]

درج بالا انتخاب میں مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ ہی کچھ اضافہ و ترمیم کے ساتھ نقل کیے ہیں۔ ترمیم یہ کی کہ اختصاراً اس راوی کا تذکرہ نقل کیا۔ جبکہ اضافہ یہ کیا کہ امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے روایت

---

1 الذهبي، محمد بن أحمد، سير أعلام النبلاء، 17: 462.
Imam Muhammad bin Ahmad al-Dhahbi, Seer Aalaam ul Nablah, 17: 462

2 الثوري، فيض الرحمن، المنتخب من تاريخ أصبهان (غير مطبوعه، رجب 1412ھ)، مخطوطہ، 3۔
Maulana Faizur Rahman Asowri, "Al Muntakhb min Tarikh Isbhan" (Gair Matbooa, Rajab 1412 AH), Makhtut, 3.

لینے والے شیوخ و رواۃ کی جو روایات ان کے ترجمہ میں ذکر کیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فقط ان کے اسماء کو اپنی تلخیص کا حصہ بنایا۔ یعنی (وروي عنه شعيب سے آخر تک کے الفاظ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اضافہ ہیں) جبکہ امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے احمد ابن الوزیر سے روایت لینے والوں کا تذکرہ ان کی روایات ذکر کر کے کیا ہے۔[1]

(2) تعليق على معجم أبي يعلىٰ الموصلى:

امام ابو یعلیٰ احمد بن علی التمیمی الموصلی رحمۃ اللہ علیہ موصل شہر کے محدث تھے۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ آپ کو امام، حافظ اور شیخ الاسلام کے القاب سے ملقب کرتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 307ھ میں وفات پائی[2] غفر الله له۔ اس کتاب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیوخ کا تذکرہ کیا ہے۔ مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے "معجم اَبی یعلیٰ" کے اول نصف کو کسی مخطوط سے نقل کیا اور تعلیقات مرتب کیں۔ اس مخطوط میں 146 رواۃ مذکور ہیں اور یہ دارالحدیث محمدیہ، جلالپور پیر والا کی لائبریری کے "قسم المخطوطات" میں موجود ہے۔ مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے متن میں مذکور روایات کی تخریج کی ہے۔ مثلاً: امام ابو یعلیٰ اپنے شیخ محمد بن المنہال کے واسطہ سے متن میں ان کے ترجمہ کے ذیل میں ایک روایت لائے جس پر مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیق درج کی:

> "محمد بن المنهال هو التميمي المجاشعي، أبو جعفر، ثقة. رواه أبو يعلى في مسنده بهذا الإسناد، ورواه أيضًا من حديث عبيد بن عمير عن عائشة، ورواه مسلم (1: 115) وأحمد (6: 93) وأبو عوانة في مسنده (1: 100) من حديث مسروق عن عائشة، ورواه أيضًا أبو نعيم في الحلية (3: 278) من حديث عبيد بن عمير عنها."[3]

یہاں مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن المنہال کا تعارف درج کیا۔ ان کی توثیق کی اور وضاحت کی کہ یہ حدیث امام ابو

---

1 الأصبهاني، أبو نعيم ، تاريخ أصبهان (بيروت: دار الكتب العلمية، 1990ء)، 1 : 114۔
Imam Abu Naeem al-Isbahani, Tareekh e Isbahan (Beirut: Dar al-Kutab al-Ilamiya, 1990), 1: 114.

2 الذهبي ، محمد بن أحمد، سير أعلام النبلاء، 14 : 174۔
Imam Muhammad bin Ahmad al-Dhahbi, Seer Aalaam al-Nabalah, 14: 174.

3 فيض الرحمن الثوري، تعليق معجم أبي يعلىٰ (غير مطبوعة، س ن)، مخطوط، 1۔
Maulana Faizur Rahman Asowri, "Taleek Moajjam Abi yala" (Gair Matbooa, n.d), Makhtut, 1.

یعلیٰ اپنی کتاب "مسند ابو یعلیٰ" میں بھی محمد بن المنہال کے واسطہ سے لائے ہیں اور یہ حدیث عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ سیدۃ عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ بعد ازاں جن محدثین کرام نے عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے اس حدیث کو روایت کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تخریج بیان کر دی۔

مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ متن میں مذکور کمزور راوی کی بھی نشاندہی کرتے ہوئے ائمہ فن کی اس کی بابت رائے نقل کر دیتے ہیں۔ اس ضمن میں آپ بسا اوقات کتب تفسیر سے بھی حوالہ نقل کرتے ہیں۔ مثلاً: امام ابو یعلیٰ نے محمد بن ابی بکر المقدمی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کیا اور ذیل میں ان کے واسطہ سے ایک روایت لائے کہ جس کی سند میں ایک راوی "المثنی بن الصباح" موجود تھا۔ مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر تعلیق درج کی:

"رواه عبدالله بن أحمد في زوائد مسند أبيه :5 : 116 عن المقدمي به و قال ابن كثير في تفسيره : 4 : 382 بعد مما نقله من المسند : هذا حديث غريب جدا بل منكر، لأن في إسناده المثنى بن الصباح وهو متروك الحديث"[1]

مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں وضاحت فرمائی کہ اسی سند یعنی المثنی کے واسطہ والی کو امام عبد اللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے مسند احمد کے زوائد میں نقل کیا ہے اور اس حدیث کو امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں نقل کرنے کے بعد ذکر کیا کہ یہ حدیث غریب جداً ہے بلکہ منکر ہے کیونکہ اس کی سند میں المثنی بن الصباح راوی موجود ہے جو کہ متروک الحدیث ہے۔ بسا اوقات متن میں کسی راوی کی کنیت یا لقب وغیرہ مذکور ہو تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کی بھی وضاحت فرما دیتے ہیں تا کہ قاری کو راوی کی تعیین میں مشکل پیش نہ آئے۔ مثلاً: امام ابو یعلیٰ محمد بن ہارون کے واسطہ سے ایک سند لائے: "حدثني محمد بن هارون أبو نشيط قال ثنا أبو المغيرة" اس کے ذیل میں مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیق درج کی:

"محمد بن هارون، أبو نشيط أبو جعفر البغدادي، ثقة، و أبو نشيط لقب له، وأبو المغيرة اسمه عبدالقدوس بن الحجاج"[2]

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وضاحت کر دی کہ ابو نشیط محمد بن ہارون کا لقب ہے۔ ساتھ اس کی توثیق بھی کر دی اور واضح کیا کہ

---

1 مولانا فيض الرحمن الثوري، تعليق معجم أبي يعلى، 2۔
Maulana Faizur Rahman Asowri, "Taleek Moajjam Abi yala", 2

2 مولانا فيض الرحمن الثوري، تعليق معجم أبي يعلى، 15۔
Maulana Faizur Rahman Asowri, "Taleek Moajjam Abi yala", 2

ابو المغیرہ کہ جس کا تذکرہ سند میں ہے، اس کا نام عبد القدوس بن حجاج ہے۔ ضرورت کے تحت آپ رحمۃ اللہ علیہ متن کی تائید کے لیے کوئی دوسری سند بھی تعلیقاً ذکر کر دیتے ہیں۔ مثلاً: امام ابو یعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ ابو جعفر محمد بن بکر سے ایک روایت لائے کہ جس میں ابو جعفر نے ابو توبۃ الربیع سے روایت کو سنا تھا۔ اس کے شواہد کے طور پر شیخ ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"رواه الطِبراني في الكبير 10 : 88، قال حدثنا محمد بن عبدة المصيصي ثنا أبو توبة الربيع بن نافع ثنا الوليد ابن الفضل عن شريك عن منصور به"[1]

کہ اسی روایت کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی روایت کیا۔ لیکن وہاں ابو توبۃ الربیع سے یہ روایت اخذ کرنے والا راوی محمد بن عبدۃ ہے۔

(3) تعليقات على الالزامات على الصحيحين:

یہ کتاب امام ابو الحسن علی بن عمر الدار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے۔ علم علل الحدیث، علم رجال اور علم قراءات میں آپ کو خاص مقام حاصل تھا۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ آپ کو امام، حافظ، شیخ الاسلام اور المجود کے لقب سے ذکر کرتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 385ھ میں وفات پائی۔[2] غفر الله له۔ "الالزامات" میں امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ پر وارد بعض اعتراضات کے جوابات دیے ہیں۔ اس کتاب کو شیخ نور محمد سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے کسی مخطوطے سے نقل کیا تھا جس کی تہذیب مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی اور اس پر تعلیقات مرتب کیں۔ یہ مخطوط سیلاب کے پانی میں خراب ہو گیا تھا۔ مخطوط کی حالت انتہائی بوسیدہ ہو چکی ہے، قلیل حصہ قابل فہم ہے اور یہ دارالحدیث محمدیہ، جلالپور پیروالا کی لائبریری کے "قسم المخطوطات" میں محفوظ ہے۔ متن میں امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے جن احادیث کی طرف اشارہ کیا مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی تخریج ذکر کی۔ مثلاً: ایک مقام پر امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"وأخرج مسلم أحاديث أبي مالك الأشجعِي عن أبيه عن النبي ﷺ، ولم يخرجها

1 مولانا فيض الرحمن الثوري، تعليق معجم أبي يعلى، 22۔
Maulana Faizur Rahman Asowri, "Taleek Moajjam Abi yala", 22

2 محمد بن أحمد الذهبي، سير أعلاء النبلاء، 16 : 449۔
Imam Muhammad bin Ahmad al-Dhahbi, Seer Aalaam ul Nablah, 16: 449

البخاري"[1]

یہاں مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی اشارہ کردہ روایت کی تخریج درج کی کہ وہ کس مقام پر موجود ہے:

"أخرج مسلم : 1: 37"[2]

مولانا سندھی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی مقام پر مخطوط سے نقل کرتے وقت سہو ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی اصلاح کی، مثلاً: ایک مقام پر آپ نے سند نقل کی: "عن سنان بنِ سلمة عن عباس"۔ مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیق درج کی:

"عن سنان بنِ سلمة عن ابن عباس"[3]

(4) تعليق على كتاب التتبع:

یہ بھی امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے۔ اس کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

" ذكر أحاديث معلولة اشتمل عليها كتاب البخاري ومسلم أو أحدهما بينت عللها والصواب منها"[4]

کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں بخاری و مسلم یا ان میں سے کسی ایک میں موجود ایسی روایات کو جمع کیا اور ان کی وضاحت کی کہ جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں معلول ہیں اور پھر ان کی درستی کی کوشش کی۔ اس کتاب کو بھی مولانا سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے کسی مخطوط سے نقل کیا اور مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تہذیب کی اور تعلیقات درج کیں۔ یہ مخطوط بھی اسی مسودہ میں ہے کہ جو سیلابی پانی میں ضائع ہوا تھا اور اس کا بھی قلیل حصہ قابل فہم ہے۔ کسی مقام پر اگر مولانا سندھی رحمۃ اللہ علیہ سے سند نقل کرنے میں سہو ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی درستی کی۔ مثلاً: ایک مقام پر سند اس طرح درج تھی: "قال عبدالله بن سالم عن الزهري"۔ مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیق درج کی:

---

1 دارقطني، علي بن عمر ، الإلزامات والتتبع على الصحيحين (بيروت: دار الكتب العلمية، 1985ء)، 69۔
Imam Ali bin Umar Darqutni, Al-Alzamat wa al-Tatba Ali al-Sahiheen (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiya, 1985), 69

2 مولانا فيض الرحمن الثوري، تعليقات على الإلزامات على الصحيحين (غير مطبوع، 1944ء)، مخطوط، 2۔
Maulana Faizur Rahman Asowri, " Ali-Alalzamat Ali al-Sahiheen " (Gair Matbooa, 1944 AH), Makhtoot, 2

3 مولانا فيض الرحمن الثوري، تعليقات على الإلزامات على الصحيحين، 4۔
Maulana Faizur Rahman Asowri, Taleeqat Ali-Alalzamat Ali al-Sahiheen, 4

4 علي بن عمر دارقطني، الإلزامات والتتبع على الصحيحين، 120۔
Imam Ali bin Umar Darqutni, Al-Alzamat wal-Tatbaa Ali al-Sahiheen, 120

"قال عبدالله بن سالم عن الزبيدى عن الزهري عن أبي جعفر"[1]

کہ اصل سند میں عبداللہ بن سالم رحمۃ اللہ علیہ اور امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان امام زبیدی رحمۃ اللہ علیہ کا واسطہ ہے۔ اسی طرح مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے متن میں موجود تمام روایات کی تخریج کی۔ مثلاً: امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سند کا ذکر کیا کہ جو ان کے نزدیک معلول ہے:

"وأخرج البخاري عن يحيى بن قزعة القرشي عن إبراهيم بن سعد عن أبيه عن أبي سلمة عن أبي هريرة "

اس کی تخریج کرتے ہوئے مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

"بخاری: كتاب المناقبِ، باب مناقبِ عمر 1: 521"[2]

کہ اس سلسلہ سند والی روایت کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب المناقب میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب کے تذکرہ میں نقل کیا ہے۔ آخر کتاب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ وضاحت فرمائی کہ درج بالا دونوں کتب میں جو اعتراضات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ پر وارد کیے گئے ان میں سے اکثر کا جواب حافظ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں دے دیا ہے۔

(5)تعليق على كتاب التمييز:

کتاب التمییز امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی علل حدیث پر ایک اہم تالیف ہے۔ جو کہ بعد ازاں 1410ھ میں (سعودیہ: مکتبہ کوثر) سے طبع ہوئی۔ مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کو الحاج محمد صادق الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ کے مخطوط سے نقل کیا اور تعلیقات درج کیں۔ دمشقی نے اسے 1347ھ کو مکمل کیا تھا۔ جس مخطوط سے دمشقی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا اس کا تذکرہ موجود نہیں۔ یہ مخطوط بھی سیلابی پانی کی وجہ سے خراب ہو چکا ہے، قلیل حصہ قابل فہم ہے اور یہ دارالحدیث محمدیہ، جلالپور پیر والا کی لائبریری کے "قسم المخطوطات" میں محفوظ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کردہ اسناد سے ان مواضع کی تبیین درج کر دی کہ جو قاری کے لیے مشکل واقع ہو سکتی تھیں۔

1 مولانا فيض الرحمن الثورى، تعليق على كتاب التتبع (غير مطبوع، 1944ء)، مخطوط، 2۔
Maulana Faizur Rahman Asowri, " Taleeq Ali Kitab attatbaa " (Gair Matbooa, 1944 AH), Makhtoot, 2

2 مولانا فيض الرحمن الثوري، تعليق على كتاب التتبع، 3۔
Maulana Faizur Rahman Asowri, Taleeq Ali Kitab attatbaa , 3

مثلاً: امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ ایک روایت لائے:

"حدثنا محمد بن أبي عمر ثنا سفيان عن عبدالملك بن عمير عن عبدالرحمن عن أبيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : نضرالله عبدا سمِع مقالتي فوعاها و حفظها و بلغها"[1]

سند میں ذکر ہے کہ عبد الرحمٰن اپنے والد سے بیان کرتے ہیں۔ اب اس مقام پر والد کا نام مجہول تھا۔ مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے مخطوط میں اس کی بابت تعلیق درج کرتے ہوئے فرمایا:

"هو عبدالله بن مسعود وأخرج عنه أيضا هذا الحديث الحاكم فى معرفة علومِ الحديث"[2]

کہ عبد الرحمٰن کے والد سے مراد سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ ساتھ وضاحت فرمائی کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہی کے واسطہ سے یہ روایت امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب معرفۃ علوم الحدیث میں بیان کی ہے۔ اسی طرح مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے متن میں موجود احادیث کی تخریج کی بلکہ بعض اوقات آپ رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ حدیث کی دوسری سند بھی شاہد کے طور پر ذکر کر دیتے ہیں۔ مثلاً: امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ "باب ما جاء في التوقي في حمل الحديث وأدائه والتحفظ من الزيادة فيه والنقصان." کے تحت ایک روایت لائے کہ جس کی سند درج ذیل ہے:

"حدثنا محمد بن رافع ثنا عبد الرزاق أَنا معمر عن عثمان بن يزدويه عن جعفر بن روذي سمعت عبيد بن عمير وهو يقص يقول قال رسول الله صلى الله عليه وَسلم "[3]

اس کے ذیل میں تعلیقاً مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ ایک اور سند بطور شاہد لائے:

"أخرجه الخطيب فى الكفايةِ: قال أخبرنا أبو علي أحمد بن محمد بن إبراهيم الصيدلاني بأصبهان قال أنا سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني قال ثنا

1 مسلم بن الحجاج، التمييز(سعودية: مكتبة كوثر، 1410ھ)،ص 2۔
Imam Muslim bin Al-Hajjaj, al-Tamiyez (Saudi Arabia: Maktaba Kausar, 1410 AH), 2

2 مولانا فيض الرحمن الثوري، تعليق على كتاب التمييز (غير مطبوع، 1944ء)، مخطوط، 3۔
Maulana Faizur Rahman Asowri, " Taleeq Ali Kitab at tameeyez " (Gair Matbooa, 1944 AH), Makhtoot, 3

3 مسلم بن الحجاج، التمييز، 2۔
Imam Muslim bin Al-Hajjaj, al-Tamiyez, 2

اِسحق بن إبراهيم الدبزي قال أنا عبدالرزاق عن معمر عن عثمان بن يزدويه هكذا......"[1]

یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے درج بالا سند کا خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الكفاية في علم الرواية" سے شاہد نقل کیا اور مذکورہ سند کو تقویت دی۔

(6)تعليق شرح معاني الآثار:

معانی الآثار امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی معروف علمی تراث میں سے چند یہ ہیں: معانی الاثار، احکام القرآن، الشروط، اختلاف العلماء وغیرہ۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ آپ کو دیار مصر کا محدث اور فقیہ کہتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 321ھ میں وفات پائی[2] غفر الله له۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس تالیف میں فقہی مسائل کے متعلق احادیث کو ابواب بندی کے ساتھ نقل کیا ہے۔ مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس مطبوع نسخہ پر بعض تعلیقات مرتب کیں جبکہ اسے مکمل نہ کر سکے۔ یہ نسخہ دارالحدیث محمدیہ جلال پور پیر والا کی لائبریری کے "قسم الحدیث" میں محفوظ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جلد اول کے ابواب کی تعداد کو بیان کیا کہ یہ جلد 169 ابواب پر مشتمل ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اگر کسی جگہ کمزور روایت سے استدلال کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی نشاندہی فرمائی اور وجہ ضعف ائمہ فن کے اقوال کے ساتھ بیان کی۔ مثلاً: طہارت کے باب میں امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ درج ذیل سند لائے:

"هذا القول الذي ذكرناه في بئرِ بضاعة عن الواقدي، حدثنيه أبو جعفر أحمد بن أبي عمران عن أبي عبدالله محمد بنِ شجاع الثلجي عن الواقدي أنهما كانت كذلك"[3]

اس مقام پر مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"محمد بن شجاع الثلجي متروك، كذا في كشف الأستارِ، والواقدي متروك كما

1 مولانا فيض الرحمن الثوري، تعليق على كتاب التمييز، 4، 5۔
Maulana Faizur Rahman Asowri, Taleeq Ali Kitab at tameeyez, 4,5

2 محمد بن أحمد الذهبي، سير أعلام النبلاء، 15 : 32۔
Imam Muhammad bin Ahmad az zhahabi, Seer aalaam al-Nablah, 15:32

3 أحمد بن محمد الطحاوي، شرح معاني الآثار (لاہور: مطبع مجتبائی، 1348ھ)۔ 1 : 7۔
Imam Ahmed bin Muhammad al-Tahawi, Sharha Maani al asar (Lahore: Mutbaa Mujtabai, 1348 AH). 1: 7

في التقريب"[1]

اسی طرح "باب الوضوء مس الفرج"کے ذیل میں مذکور راوی عبداللہ بن محمد بن المغیرۃ کے بابت مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"قال أبو حاتم : ليس بالقوي، و قال ابن يونس: منكر الحديثِ، ذكره العقيلى في الضعفاءِ و قال يحدث بما لا أصل له."[2]

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کسی فقہی مسئلہ میں ایک امام کی رائے ذکر کر دیتے ہیں۔ اگر اس رائے کے خلاف دیگر ائمہ کی آراء موجود ہوں تو مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ اس کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً: اس برتن کے متعلق کہ جس میں بلی منہ مار جائے کی بابت امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"فثبت بذلك كراهة سؤر السنورِ فبهذا نأخذ وهو قول أبِي حنيفة رحمة الله عليه"[3]

اس پر مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ نقل کرتے ہوئے فرمایا:

"خالفه أبو يوسف و محمد، فقالا: لا بأس بسؤرِ الهرة"[4]

متن میں کسی مقام پر اگر سہو ہوا تو مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تصحیح فرمائی۔ مثلاً: امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"سمعت رباح بن عبدالرحمن بنِ أبي سفيان بنِ حويطب يقول حدثتني جدتي أنها سمعت أبا هريرة يقول۔ ۔ "[5]

اس پر مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے تصحیح فرمائی:

---

1 مولانا فيض الرحمن الثوري، تعليق على شرح معاني الآثار (غير مطبوع: س ن)، مخطوط، 1: 7۔
Maulana Faizur Rahman Asowri, " Taleeq Ali sharah Maani Alasar " (Gair Matbooa, n.d), Makhtoot, 1:7

2 مولانا فيض الرحمن الثوري، تعليق على شرح معاني الآثار، 1 : 47۔
Maulana Faizur Rahman Asowri, Taleeq Ali sharah Maani Alasar, 1:47

3 امام أحمد بن محمد الطحاوي، شرح معاني الآثار، 1 : 12۔
Imam Ahmad bin Muhammad al-Tahawi, sharah Maani Alasar, 1:12

4 مولانا فيض الرحمن الثوري، تعليق على شرح معاني الآثار، 1 : 12۔
Maulana Faizur Rahman Asowri, Taleeq Ali sharah Maani Alasar, 1:12

5 أحمد بن محمد الطحاوي، شرح معاني الآثار، 1 : 15۔
Imam Ahmad bin Muhammad al-Tahawi, sharah Maani Alasar, 1:15

"والصواب : سمعت أباها، كما في سنن ابن ماجة: 1 : 32"[1]

کہ درست سند اس طرح ہے کہ رباح بن عبدالرحمن کی دادی نے اپنے والد سے سنا، نہ کہ سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے۔ پھر بطور دلیل ذکر کیا کہ یہی سند سنن ابن ماجۃ میں بھی مذکور ہے اور اس کا حوالہ درج کیا۔ کسی مقام پر اگر راوی کا مبہم تذکرہ آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی وضاحت فرمادی۔ مثلاً: "باب فرض الرجلين في وضوء الصلاة" کے ذیل میں امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث لائے:

"حدثنا يونس وابن أبي عقيل قالا أنا ابن وهب قال أخبرني يونس عنِ ابن شهاب"[2]

اس مقام پر ابن ابی عقیل کا تذکرہ واضح نہیں تھا، مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے وضاحت درج کی: "ابن أبي عقيل: هو عبدالغني".

(7) حواشي على الترمذي:

مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے جامع ترمذی پر ایک مزید کام "التخريج والتنقيد" کے ذیلی عنوان سے سرانجام دیا۔ جو کہ "باب ما جاء في التغليسِ بالفجر" تک مشتمل ہے۔ یہ مخطوط جو کہ تقریباً دو صد صفحات پر مشتمل ہے "دار سعد، لودھراں" میں مولانا عبدالرحمن چیمہ کے پاس محفوظ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرتب کردہ یہ حواشی کئی ایک فوائد پر مشتمل ہیں۔ **اولاً:** آپ رحمۃ اللہ علیہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کردہ حدیث کی تخریج کرتے ہیں۔ مثلاً: طہارت کے باب میں پہلی حدیث مبارکہ کے راوی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس کی تخریج کے متعلق مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

"حديث ابن عمر، رواه هذا أحمد في مسنده ج2، ص 20-39-51-57-73، و مسلم ج1 ص 119، وابن خزيمة ج1 ص8، وابن ماجة ص 24، والطحاوي في مشكلِ الآثار ج4 ص 287، والطبراني في الكبير ج12 ص331، والبيهقي في سننه الكبرى ج 1 ص 242، وابن الجارود ص.... والحاكم أبو أحمد في شِعار

1 مولانا فيض الرحمن الثوري، تعليق على شرح معاني الآثار، 1 : 15۔
Maulana Faizur Rahman Asowri, Taleeq Ali sharah Maani Alasar, 1:15

2 ایضاً، 1 : 21۔
Ibid, 1:21

أصحابِ الحديث ص36۔ "[1]

ثانیاً: آپ رحمۃ اللہ علیہ مولانا مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کی شرح پر بھی بحث کرتے ہیں۔ مثلاً: پہلی حدیث کے ذکر کے بعد امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"هذا الحديث أصح شيء في هذا الباب وأحسن"[2]

اس مقام پر مولانا مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ نے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے حاشیہ درج کیا:

"أن قول الترمذي "هذا الحديث يعني حديث ابن عمر أصح شيء في هذا الباب"، فيه نظر، بل أصح شيء في هذا الباب هو حديث أبي هريرة الذى أشار اِليه الترمذي وذكرنا لفظه فإنه متفق عليه"[3]

یعنی مولانا مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ والی روایت اس موضوع میں درست ہے۔ اس پر مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

"قول الترمذي هذا هو الصواب و حديث أبي هريرة الذى أخرجه الشيخان قد رواه الترمذي ج1 ص 79، بعد اِطلاعه على حديث أبي هريرة هذا قال....... وهذا يدل على أنه لم يعِن حديث أبي هريرة هذا الذي ذكره الشيخ بل أراد به حديثا آخر لِأبي هريرة سأذكره فى تخريج ما فى الباب "[4]

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وضاحت فرمائی کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے وفی الباب کے ذیل میں سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی جس روایت کی طرف اشارہ کیا وہ روایت یہ نہ تھی کہ جس کے الفاظ مولانا مبارپوری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیے اور جسے امام بخاری و امام مسلم نے بھی روایت کیا۔ بلکہ یہی روایت تو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے خود آگے چل کر "باب ما جاء في الوضوء من الريح" کے ذیل میں نقل کی ہے۔ یہاں وفی الباب میں سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی جو روایت امام

---

1 مولانا فيض الرحمن الثوري، حواشي على الترمذي (غير مطبوع، اپريل 1988ء)، مخطوط، ص 2۔
Maulana Faizur Rahman Asowri, "Hawashi Al Altirmazi" (Gair matboa, April 1988 AH), Makhtoot, P2

2 محمد بن عيسى الترمذي، سنن الترمذي، 1: 3۔
Imam Muhammad bin Isa al-Tirmizi, Sunan al-Tirmizi, 1:3

3 عبدالرحمن مباركپوری، تحفة الأحوذي، 1: 8۔
Maulana Abdul Rahman Mubarakpuri, Tuhfat al-Ahuzi, 1:8

4 مولانا فيض الرحمن الثوري، حواشي على الترمذي، 2۔
Maulana Faizur Rahman Asowri, Hawashi Al Altirmazi, 2

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے تھی اس کا تذکرہ مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے وفی الباب کی تخریج میں ذکر کیا ہے۔

ثالثاً: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وفی الباب کی احادیث کی بھی مکمل تخریج کر دی ہے۔ مولانا مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ اور ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تخریج میں بنیادی فرق یہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تخریج مفصل ہے جبکہ مولانا مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ کی تخریج اشارۃً ہوتی ہے۔ مثلاً: اسی حدیث کے آخر میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"و في الباب عن أبي المليحِ عن أبِيه وأبي هريرة و أنس "[1]

اس کی تخریج کرتے ہوئے مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

"حديث أبي المليح عن أبيه رواه أحمد ج 5 ص 74، و أبوداود ج 1 ص 47، والنسائي ج 1 ص 20-286، والدارمي ج 1 ص 140، و ابن ماجة ص 24، وابن حبان في صحيحه (الموارد ص 65) و الطحاوي في مشكل الآثار ج4 ص 287، وأبوداود الطيالسي ص..... من طريقة البيهقي ج 1 ص 42، والطبراني في الصغير ج 1 ص 39، و حديث أبي هريرة رواه ابن خزيمة في صحيحه ج 1ص8، من طريقة.......كلام بلفظه نحو حديث أبن عمر وبهذا اللفظ أورده العقيلي في ضعفائِه ج3 ص 378، البزار في مسنده ... وإلي هذا الحديث أشار الترمذي في الباب ..... و حديث أنس رواه ابن ماجة ص 24، وابن عدي في الكامل ج 2 ص 721۔ "[2]

رابعاً: آپ رحمۃ اللہ علیہ حدیث کی مختصر شرح بھی ذکر کر دیتے ہیں۔ مثلاً: اسی روایت کی شرح کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

"الطهور يشمل غسل الجنابةِ و غسل النجاسةِ مِن البدن والثياب، والوضوء والتيمم عند عدمِ الماء. قال النووي في شرحِ صحيح مسلم ج1 ص 119، هذا الحديث نص في وجوب الطهارة للصلاة "[3]

1 محمد بن عيسىٰ الترمذي، سنن الترمذي، 1: 3۔
Imam Muhammad bin Isa al-Tirmizi, Sunan al-Tirmizi, 1:3

2 مولانا فيض الرحمن الثوري، حواشي على الترمذي، 3۔
Maulana Faizur Rahman Asowri, Hawashi Al Altirmazi, 3

3 أيضاً، 3۔
Ibid, 3

خامساً: آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی لفظ کی توضیح کے لیے اس کے اعراب کو واضح کرتے ہیں۔ مثلاً: اسی حدیث میں موجود ایک لفظ "غلول" کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ وضاحت فرماتے ہیں:

"غلول بضم الغينِ، قال النووي :والغلول الخيانة .... والسِرقة من مال الغنيمةِ قبل القسمة "[1]

(8) الرد التقي على الجوهر النقي:

الجوہر النقی امام ابن الترکمانی رحمۃ اللہ علیہ کی "السنن الکبری" پر 10 مجلدات پر محیط مفصل تعلیقات ہیں کہ جن میں انہوں نے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ سے مناقشہ کیا ہے۔ یہ حواشی (حیدرآباد دکن: مجلس دائرۃ المعارف) سے 1344ھ میں طبع ہوئے۔ الجوہر النقی پر مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے "الرد التقی" کے عنوان سے 10 مجلدات میں تعلیقات مرتب کیں اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ پر وارد اعتراضات کے جوابات دیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے "الجوہر النقی" کو مکمل اپنے ہاتھ سے اس طرح نقل کیا کہ صفحہ کے اول نصف پر اس کی عبارت لکھی اور بقیہ نصف حصہ اپنا جواب لکھنے کے لیے خالی چھوڑا۔ 10 مجلدات پر محیط یہ مخطوط مکمل ہے اور ابھی تک زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہو سکا۔ اس کی جلد اول دارالحدیث محمدیہ، جلالپور پیر والا کی لائبریری کے "قسم المخطوطات" میں محفوظ ہے۔ مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر کا اسلوب مختصر اور مدلل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کتب لغات سے بھی ادلہ کو درج کرتے ہیں۔ مثلاً: امام ابن الترکمانی رحمۃ اللہ علیہ نے "باب التطهير بماءِ البحر" میں لفظ "بحر" پر اعتراض وارد کرتے ہوئے بیان کیا:

"قلت: كلام القزازِ في الجامع يقتضي أن اسم البحرِ في الأصلِ للملح "[2]

اس پر مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"قلت: قال الراغب الأصفهاني في المفردات : بحر، أصل البحرِ كل مكان واسع جامع للماء الكثيرِ- مفردات ألفاظ القرآن ص108. هذا هو الأصل- قال في تاج العروس ج 3 ص 27 بعد ذكر الاختلافِ فيه، قيل المراد الأرض التى فيها الماء"[3]

---

1 أيضاً، 3۔
Ibid, 3

2 عثمان ابن التركماني، الجوہر النقي(حیدرآباد دکن:مجلس دائرة المعارف، 1344ھ)، 1 : 2۔
Imam Usman Ibn Atrakmani, Al-Jawhar al-Naqi (Hyderabad Deccan: Majlis Dairat al-Maarif, 1344 AH), 1:2.

3 مولانا فيض الرحمن الثورى، الرد التقي على الجوهر النقي (غير مطبوع، 1992ء)، مخطوط، 1 : 2۔

اسی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ امام ابن الترکمانی رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراضات کا مدلل جواب دیتے ہیں۔ مثلاً: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ایک روایت لائے:

"أخبرنا محمد بن عبدِالله الحافظ نا أبو العباس محمد بن يعقوب نا الحسن بن علي بن عفان نا أبو أسامة عن الوليد ابنِ كثير عن محمد بن كعب القرظي عن عبيدالله بن عبدالله بن رافع بن خديج عن أبي سعيد الخدري قال قيل يا رسول الله: أنتوضاء من بئرِ بضاعة وهي بئر يلقى فيها النتن والجيفة والمحيض والكلاب، فقال : الماء طهور لا ينجسه شيء، أخرجه أبوداود في السنن "[1]

اس کے ذیل میں امام ابن الترکمانی رحمۃ اللہ علیہ نے اعتراض وارد کرتے ہوئے تعلیق درج کی:

"وراويه عن الخديري، عبيد الله بن عبد الله بن رافع بن خديج، مختلف في اسمه اختلافًا كثيرًا ... ومع الإضطراب في اسمه لا يعرف له حالًا ولا عينًا. ولهذا قال أبو حسن بن القطان: الحديث إذا تبين أمره تبين ضعفه."[2]

گویا امام ابن الترکمانی رحمۃ اللہ علیہ نے راوی حدیث کی تعیین میں اختلاف ذکر کیا کہ جس کی بنیاد پر حدیث کو ضعیف قرار دیا۔ اس مقام پر مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ سے اس اعتراض کو دور کرتے ہوئے تعلیق درج کی:

"ذكر فيه حديث بئرِ بضاعة فيه عبيدالله بن عبدالله بن رافع بن خديج، ذكره ابن حبان في الثقات ج 5 ص 70-71، قال الحافظ في التلخيص ج 1 ص 13 و قال الترمذي حديث حسن "[3]

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے متعلقہ راوی کی توثیق کو تین ائمہ فن سے نقل کیا۔ لیکن اس اعتراض کے جواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فقط راوی کی توثیق پر اکتفاء نہ کیا بلکہ اس متن کی تائید میں ایک اور سند لائے کہ جس میں اس راوی کا واسطہ

Maulana Faizur Rahman Asowri, "Alrad Ataqi Ala al jawahar al-Naqi" (Gair Matbooa, 1992 AH), Makhtoot, 1:2.

1 أحمد بن حسين البيهقي، السنن الكبرى(حيدر آباد دكن:مجلس دائرة المعارف، 1344ھ)، 1 : 4۔
Imam Ahmad bin Husain al-Bayhaqi, Sunan al-Kubara (Hyderabad Deccan: Majlis Dairat al-Maarif, 1344 AH), 1:4.

2 عثمان ابن التركماني، الجوهر النقي، 1 : 4۔
Imam Usman Ibn al-Turkmani, Al-Jawhar al-Naqi, 1:4.

3 مولانا فيض الرحمن الثوري، الرد التقي على الجوهر النقي، 1 : 4۔
Maulana Faizur Rahman Asowri, Alrad Ataqi Ala al jawahar AL-Naqi, 1:4.

موجود نہیں یعنی دوسری سند کے ذکر سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے محل اعتراض کو ہی ختم کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

"وقال ابن قطان وله طريق أحسن من هذه، قال قاسم بن أصبغ في مصنفه: حدثنا محمد بن وضاح، ثنا عبد الصمد بن أبي سكينة الحلبي، ثنا عبد العزيز بن أبي حازم، عن أبيه، عن سهل بن سعد قال: قالوا يا رسول الله إنك تتوضأ من بئر بضاعة وفيها ما ينجس الناس والمحايض والخبث، فقال رسول الله: الماء لا ينجسه شيء. قال محمد بن عبد الملك بن أيمن في مستخرجه على سنن أبي داود: حدثنا محمد بن وضاح به. قال ابن وضاح: لقيت ابن أبي سكينة بحلب فذكره. وقال قاسم بن أصبغ: هذا من أحسن شيء في بئر بضاعة. وقال ابن حزم: عبد الصمد ثقة مشهور. وقال ابن مندة في حديث أبي سعيد: هذا أسناد مشهور."[1]

اس مقام پر مولانا ثوری نے درج ذیل اسالیب سے امام ابن الترکمانی رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراض کو دور کیا: **اولاً:** آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قاسم بن اصبغ کی نقل کردہ اسی روایت کو مع سند درج کیا۔ **ثانیاً:** محمد بن عبد الملک کی ذکر کردہ روایت کی طرف اشارہ کیا کہ انہوں نے اسے سنن ابو داوٗد کی متخرج میں نقل کیا ہے۔ **ثالثاً:** محمد بن وضاح اور عبد الصمد بن ابی سکینہ کی ملاقات کا ذکر کیا تا کہ ان کی ملاقات مبہم نہ رہے۔ **رابعاً:** امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ سے عبد الصمد بن ابی سکینہ کی توثیق نقل کی۔ **خامساً:** ابو سعید خدری کی اس حدیث کی صحت کے متعلق امام ابن مندہ کا قول نقل کیا کہ یہ سند اس روایت کی مشہور ہے یعنی یہ قابل حجت سند ہے۔

(9) تعليق على الضعفاء الكبير:

الضعفاء الکبیر امام ابو جعفر محمد بن عمرو العقیلی رحمۃ اللہ علیہ کی علم اسماء الرجال پر ایک مایہ ناز تصنیف ہے۔ علم جرح و تعدیل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خاص ملکہ حاصل تھا کہ جس کی بنیاد پر امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ آپ کو "الامام الحافظ الناقد" کا لقب دیتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 322ھ میں وفات پائی۔[2] غفر الله له۔ اس کتاب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان رواۃ

---

1 ایضاً، 1 : 5۔
Ibid, 1:5.

2 محمد بن أحمد الذهبي، سير أعلام النبلاء، 15 : 238۔
Imam Muhammad bin Ahmad azzhaabi, Seer Al-Alam Al-Nablaa, 15: 238..

کا تذکرہ کیا کہ جن کی طرف کذب، وضع حدیث، وہم، بدعت اور مجہول ہونے کی نسبت کی گئی ہے۔ اس کتاب کو دکتور عبد المعطی امین قلعجی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق سے دار الکتب العلمیہ، بیروت نے 1983ء کو 4 مجلدات میں طبع کیا۔ اس میں 2101 رواۃ کا ترجمہ ہے۔ مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کو مخطوط سے نقل کیا تھا اور اس پر تعلیقات مرتب کی تھیں۔ یہ نقل شدہ مخطوط کس جگہ موجود ہے، اس بات سے آگاہی حاصل نہ ہو سکی۔ البتہ راقم کی نظر سے اس کتاب کا وہ مطبوع نسخہ گزرا جو مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے زیر مطالعہ تھا اور آپ نے اس پر حواشی درج کیے تھے۔ یہ نسخہ (دار سعد، لودھراں) میں مولانا عبد الرحمن چیمہ حفظہ اللہ کے پاس محفوظ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے طباعت کے دوران یا تحقیق کتاب کے دوران باقی رہ جانے والی اخطاء کو اسی نسخہ کے حاشیہ میں درست کیا۔ مثلاً: امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت نقل کی:

"قال سمعت يزيد ابن هارون يقول حدثنا سليمان التميمي بحديث عن أبِي سفيان"[1]

اس مقام پر مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ لگایا اور درستی کی:

" حدثنا سليمان التميمي بحديث عن ابن سيرين"[2]

الضعفاء الکبیر کے اصل مخطوط پر کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کام کر چکے تھے اس لیے ان کی عبارت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خاص واقفیت حاصل تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مطبوع کتاب میں کثیر مقامات پر الضعفاء الکبیر کے متفرق مخطوطات میں بعض الفاظ کے فرق کو بھی واضح کیا۔ مثلاً: ایک مقام پر عبارت درج ہے:

" قال حدثنا خالد بن عمرو عن ليث بن سعد عن يزيد بن أبي جبلة"[3]

اس مقام پر مولانا فیض الرحمن الثوری رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ درج کیا:

---

1 محمد بن عمرو العقیلی، الضعفاء الکبیر (بیروت: دار الکتب العملیة، 1983ء)، 1: 7۔
Imam Muhammad bin umaro al-Uqaili, al-Zaafa' al-Kabeer (Beirut: Dar al-Kitab al-Amaliyya, 1983), 1: 7.

2 مولانا فیض الثوری، تعلیق علی الضعفاء الکبیر (غیر مطبوع، س ن)، مخطوط، 1 : 7۔
Maulana Faizur Rahman Asowri, "Taleeq Ali al-Zaafa' al-Kabeer, (Gair Matbooa, n.d), Makhtoot, 1:7.

3 محمد بن عمرو العقیلي، الضعفاء الکبیر، 1 : 10۔
Imam Muhammad bin umaro al-Uqaili, al-Zaafa' al-Kabeer, 1:10.

" وفي نسخة عن يزيد بنِ أبي حبيب"[1]

کہ الضعفاء الکبیر کے ایک نسخہ میں ابی جبلۃ کی بجائے ابو حبیب کے الفاظ ہیں۔اس کتاب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بعض مقامات پر احادیث کی تخریج بھی ذکر کی ہے۔اسی طرح بعض مقامات پر آپ رحمۃ اللہ علیہ راوی کے متعلق مختصر احوال ذکر کر دیتے ہیں اور ساتھ ائمہ فن کی اس کی بابت جرح بھی بیان کر دیتے ہیں۔ مثلاً: باب العین کے ذیل میں امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ عبد اللہ بن بسر الشامی کا تذکرہ لائے اور اس کے متعلق ائمہ فن کی جرح نقل کی۔ اس پر مولانا فیض الرحمن الثوری رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیق درج کی:

"هو شامي حمصي سكن بصرة، قال الترمذي ج 3 ص 69 : ضعيف عند أهل الحديثِ، ضعفه يحيى بن سعيد و غيره"[2]

امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ سے اگر کسی مقام پر سہو ہوا ہے تو مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بھی تصحیح فرمائی ہے۔ مثلاً: امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ نے باب العین کے ذیل میں ایک راوی کا ذکر کیا۔ مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر تعلیق درج کی:

"هذا الخطاء من العقيلي لعل الصواب أبو عبدالرحمن السدّی، والحديث الذي رواه العقيلي بسندِه قد رواه أبو نعيم الأصبهاني من طريق همام بن محمد بن النعمان ثنا جندل بن والق ثنا أبو مالك الواسطي عن أبي عبدالرحمن السدّي عن داود بن أبي هند به، فهذا يدل على أن أداة الكنية سقط عند العقيلي و بقي عبدالرحمن، فذكره ولم يطلع على الخطاء، أنظر أخبار أصبهان ص 341"[3]

مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں مع دلیل وضاحت کی کہ امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ سے سہو ہوا۔ اصل نام ابو عبد الرحمٰن السدی تھا، ابو کا لفظ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ساقط ہوا اور عبد الرحمٰن باقی رہا۔ الضعفاء الکبیر ڈاکٹر عبد المعطی امین قلعجی کی تحقیق سے طبع ہوئی جیسا کہ اس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ بعض مقامات پر ڈاکٹر قلعجی سے سہو سرزد ہوا تو مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر بھی درست قول کی تعلیق درج کی۔ مثلاً: محمد بن حجر بن عبد الجبار بن وائل کے تذکرہ

---

1 مولانا فيض الرحمن الثوري، تعليق على الضعفاء الكبير، 1: 10۔
Maulana Faizur Rahman Asowri, "Taleeq Ali al-Zaafa' al-Kabeer, 1:10.

2 مولانا فيض الرحمن الثوري، تعليق على الضعفاء الكبير، 2 : 234۔
Maulana Faizur Rahman Asowri, "Taleeq Ali al-Zaafa' al-Kabeer, 2:234..

3 مولانا فيض الرحمن الثوري، تعليق على الضعفاء الكبير، 3: 3۔
Maulana Faizur Rahman Asowri, "Taleeq Ali al-Zaafa' al-Kabeer, 3:3.

کے ذیل میں دکتور قلعجی نے درج کیا کہ اس راوی کا اپنے والد عبد الجبار سے سماع ثابت نہیں کہ یہ ان کی وفات کے بعد پیدا ہوا۔ اس سہو پر مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"قلت قوله هذا خطاء، لم يقل أحد من المحدثين أن سماع محمد بن حجر لا يصح عن أبيه، قالوا هذا في عبدِالجبار بن وائل هو ولد بعد موت أبيه بستة أشهر، قال البخاري في تاريخه الكبير ج 1 ص 69 "[1]

(10) تعليق على الكامل فی ضعفاء الرجال:

الکامل کے مولف امام ابو احمد عبد اللہ بن عدی الجرجانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ علم جرح وتعدیل میں یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مایہ ناز تصنیف ہے کہ جو سند کی حیثیت رکھتی ہے۔ امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ آپ کو امام، حافظ اور ناقد کہتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 365ھ میں وفات پائی۔[2] غفرالله له۔ امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں ضعیف رواۃ کا ترجمہ جمع کیا۔ یہ کتاب (بیروت: دارالفکر) سے طبع ہوئی۔ سن طباعت درج نہیں۔ اس طبع میں ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ ناشر نے ہر جلد کے نئے سرے سے صفحات نمبر درج کرنے کی بجائے پچھلی جلد کے صفحہ نمبر سے ہی نئی جلد کے صفحہ نمبر کے تسلسل کو ہی برقرار رکھا ہے۔ مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس مطبوع نسخہ پر تعلیقات درج کی ہیں۔ یہ نسخہ دار سعد، لودھراں میں مولانا عبد الرحمٰن چیمہ حفظہ اللہ کے پاس محفوظ ہے۔ مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے بعض رواۃ کے اسماء کی اصلاح کی۔ مثلاً: مقدمہ میں ایک مقام پر سند اس طرح ہے:

"فأخبرنا عن ابنِ جريج عن أبي الزهر عن أبي صالح عن أبي هريرة"[3]

مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام پر تعلیق درج کی:

"والصواب عن أبي الزبيرِ، كذا عند الترمذي 4 : 380 و عند أحمد 2 : 299"[4]

---

1 أيضاً، 4: 59۔

Ibid, 4:59.

2 محمد بن أحمد الذهبي، سير أعلام النبلاء، 16 : 154۔

Imam Muhammad bin Ahmad azzhaabi, Seer Al-Alam Al-Nablaa, 16: 154..

3 عبدالله بن عدي الجرجاني، الكامل في ضعفاء الرجال(بيروت: دار الفكر، س ن)، 1: 101۔

Imam Abdullah bin Adi al-Jarjani, Al-Kamil fi zaafaa al-Rijal (Beirut: Dar al-Fikr, n.d), 1:101.

4 مولانا فيض الرحمن الثوري، تعليق على الكامل في ضعفاء الرجال (غير مطبوع، س ن)، مخطوط، 1 : 101۔

Maulana Faizur Rahman Asowri, "Taleeq Al-Kamil fi zaafaa al-Rijal, (Gair Matbooa, n.d),

مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں راوی کے نام کا سہو درست کیا اور ساتھ ادلہ بھی درج کیں کہ اس درست نام کے ساتھ یہ سلسلہ سند سنن ترمذی اور مسند احمد میں موجود ہے۔ایک مقام پر سلسلہ سند میں صحابی کا نام حذف تھا:

" حدثنا مالك بن أنس عن يحيي ابن سعيد قال: لما كان صبيحة اليوم....."[1]

سند کے اس مقام پر مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیق درج کی:

"سقط اسم الصحابي، وهو أنس "[2]

کسی مبہم راوی کی بھی آپ تعلیق میں وضاحت کر دیتے ہیں مثلاً: امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ ایک امام کی رائے نقل کرتے ہیں:

"قال الشيخ : وهذا سرقة من الوساوسي البصري وهو حديثه عن زيد "[3]

یہاں بات مبہم تھی کہ وساوسی سے کون مراد ہے، مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے توضیح فرماتے ہوئے لکھا:

"الوساوسي، اسمه محمد بن إسماعيل البصري"[4]

اسی طرح ہر جلد کے ابتدائی سفید صفحات پر مولانا ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب کے صفحات کے اشاریہ جات لکھے ہوئے ہیں۔

خلاصہ بحث:

مولانا فیض الرحمن الثوری رحمۃ اللہ علیہ ایک نابغہ روزگار شخصیت گزری ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے علم اسماء الرجال میں سے خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔ آپ کی اس علم کی آبیاری میں خدمات آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ آپ علمِ حدیث میں اپنی تعلیقات کی وجہ سے خاص توجہ کے حامل رہے ہیں۔ آپ زیر مطالعہ کتاب پر بالضرورت

Makhtoot, 1:101.

1 عبدالله بن عدي الجرجاني، الكامل في ضعفاء الرجال، 3: 1087۔
Imam Abdullah bin Adi al-Jarjani, Al-Kamil fi zaafaa al-Rijal, 3: 1087.

2 مولانا فيض الرحمن الثوري، تعليق على الكامل في ضعفاء الرجال، 3 : 1087۔
Maulana Faizur Rahman Asowri, "Taleeq Al-Kamil fi zaafaa al-Rijal, 3:1087.

3 عبدالله بن عدي الجرجاني، الكامل في ضعفاء الرجال، 6 : 2289۔
Imam Abdullah bin Adi al-Jarjani, Al-Kamil fi zaafaa al-Rijal, 6: 2289.

4 مولانا فيض الرحمن الثوري، تعليق على الكامل في ضعفاء الرجال، 6 : 2289۔
Maulana Faizur Rahman Asowri, "Taleeq Al-Kamil fi zaafaa al-Rijal, 6:2289.

حواشی درج کر دیتے اور کتاب کے آغاز میں ان مقامات تک رسائی کے لئے رموز لگا دیتے۔ تاریخ میں آپ کی قلمی کاوشیں اس لحاظ سے منفرد رہی ہیں کہ آپ کتب کو مرتب کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں محفوظ رکھنے کا بالخصوص اہتمام کرتے اور مصورات و مخطوطات سے انہیں بذات خود نقل کرتے۔ اس آرٹیکل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غیر مطبوعہ عربی تعلیقات کے بارے معلومات درج کی گئی ہیں کہ وہ کس کس مقام پر کس حالت میں موجود ہیں اور پھر ان کا تعارفی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ ان میں سے بعض تعلیقات رجسٹر وغیرہ پر درج تھیں جبکہ بعض تعلیقات مطبوع کتب پر لکھی ہوئی تھیں جن کا ذکر متعلقہ مقامات پر کر دیا گیا ہے۔ ان مخطوطات کی کل تعداد جن تک راقم کو رسائی مل سکی وہ دس ہیں۔

تجاویز و سفارشات:

اس تحقیق کے لئے درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

1. مولانا فیض الرحمن الثوری رحمۃ اللہ علیہ اور ان جیسی دیگر معتبر شخصیات کی غیر مطبوع علمی کاوشوں کو سراہتے ہوئے ان کی کھوج لگائی جائے۔
2. ایسی تعلیقات و تحاریر اور غیر مطبوع کتب کو حکومتی یا ادارہ جاتی سطح پر زیرِ طباعت لانا لازم ہے تا کہ انہیں محفوظ کر کے استفادہ عام کے لئے وقف کیا جا سکے۔
3. جامعاتی سطح پر ایسی تعلیقات و کتب کی نقل حاصل کرتے ہوئے لائبریری میں استفادہ عام کی سہولت فراہم کی جائے۔
4. ایسی شخصیات جو تخلیقی و تصنیفی صلاحیتوں کی مالک ہیں ان کا حکومتی سطح پر وظیفہ مقرر کیا جائے تا کہ ان کی صلاحیتوں سے مستفید ہوا جا سکے، نیز ایسی شخصیات کی غیر مطبوع مایہ ناز کاوشوں کی طباعت کا اہتمام کیا جائے۔